106630 ـ عقيقہ اور قربانی کے لیے ایك ہی جانور ذبح کرنا

سوال

کیا ایك ہی جانور عقیقہ اور قربانی کی نیت سے ذبح کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر عقیقہ اور قربانی جمع ہو جائیں، اور انسان عید الاضحی کے دن ایام تشریق میں اپنے بیٹے کا عقیقہ کرنا چاہے تو کیا قربانی عقیقہ کے لیے بھی کفائت کر جائیگی ؟

اس میں علماء کرام کے دو قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

قربانی عقیقہ سے کفائت نہیں کرتی، مالکیہ اور شافعیہ کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد سے ایك روایت ہے.

ان کی دلیل یہ ہے کہ: یہ دونوں ـ یعنی قربانی اور عقیقہ ـ علیحدہ علیحدہ لذاتہ مقصود ہیں، اس لیے ایك دوسری سے کفائت نہیں کریگی، اور اس لیے بھی کہ ہر ایك کا اپنا علیحدہ سبب ہے چنانچہ ایك دوسرے کے قائم مقام نہیں بن سکتی، جس طرح کہ حج تمتع کی قربانی اور فدیہ کا جانور ہے.

الھیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصحاب کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اگر کوئی ایك بکرا ذبح کرتے وقت قربانی اور عقیقہ کی نیت کرے تو ان میں سے ایك بھی حاصل نہیں ہوگا، اور یہ ظاہر ہے؛ کیونکہ ہر ایك سنت مقصودہ ہے " انتہی

دیکھیں: تحفۃ المحتاج شرح المنھاج (9 / 371).

اور خطاب رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے ذبح کیا، یا اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دیا تو الذخیرہ میں کہا گیا ہے: صاحب القبس کہتے ہیں: ہمارے شیخ ابو بکر الفھری کا کہنا ہے: جب اس نے قربانی کا جانور قربانی اور عقیقہ دونوں کے لیے ذبح کیا تو یہ کفائت نہیں کریگا، اور اگر اسے ولیمہ میں پکا کر کھلا دے تو کفائت کر جائیگا،

کیونکہ پہلے دونوں میں تو خون بہانا مقصود ہے، اور ایك جانور کا دو مقصد کے لیے خون بہانا کفائت نہیں کریگا، اور ولیمہ کا مقصد کھانا کھلانا ہے، اور یہ خون بہانے کے منافی نہیں، تو اس لیے اسے جمع کرنا ممکن ہے " انتہی.

دیکھیں: مواھب الجلیل (3 / 259).

دوسرا قول:

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جائیگی، یہ امام احمد سے ایك روایت اور احنفا کا مسلك ہے، اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور قتادہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے.

اس قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ: ان دونوں کا مقصد جانور ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے، تو ایك دوسرے میں داخل ہو گیا، جس طرح مسجد میں داخل ہو کر فرضی نماز ادا کرنے والے کے لیے تحیة المسجد فرضی نماز میں داخل ہو جاتی ہے.

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے " المصنف " میں حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: جب وہ بچے کی جانب سے قربانی کریں تو یہ اس کے عقیقہ کے لیے کافی ہو جائیگی "

دیکھیں: مصنف ابن ابی شیبۃ (5 / 534).

اور ھشام اور ابن سیرین رحمہما اللہ کہتے ہیں: اس کی جانب سے قربانی کرنا اس کے عقیقہ کے لیے کفائت کر جائیگی.

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے کفائت نہیں کریگی، بلکہ اس کا عقیقہ کیا جائیگا.

اور البھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عقیقہ اور قربانی کا وقت اکٹھا ہو گیا، وہ اس طرح کہ عید الاضحی یا قربانی کے ایام بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کے موافق ہوں تو عقیقہ کرنا قربانی سے کفائت کر جائیگا، یا پھر اس نے قربانی کی تو دوسرے سے کفائت کر جائیگی، جس طرح کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھا ہو جائے تو دونوں کے لیے وہ ایك ہی غسل کرے تو کفائت کر جائیگا، اور اسی طرح حج تمتع یا حج قران کرنے والے کا یوم نحر کے دن واجب ہدی اور قربانی سے کفائت کر جائیگی " انتہی.

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (1 / 617).

اور " كشاف القناع " ميں بھوتی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر عقيقہ اور قربانى جمع ہو جائے اور آدمى دونوں كى نيت سے ذبح كرے يعنى عقيقہ اور قربانى كى نيت سے دو دونوں سے بالنص كفائت كر جائيگى، يعنى امام احمد نے يہى بيان كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: كشاف القناع (3 / 30).

اور شيخ محمد بن ابراہيم رحمہ اللہ نے بھى يہى قول اختيار كرتے ہوئے كہا ہے:

" اگر قربانى اور عقيقہ دونوں جمع ہو جائيں تو اپنى جانب سے قربانى كا عزم ركھنے والے گھر والے كى جانب سے ايك ہى كفائت كر جائيگى، تو وہ يہ قربانى ذبح كرے اور عقيقہ اس ميں داخل ہو جائيگا.

اور بعض كى كلام سے يہ اخذ كيا جا سكتا ہے كہ: دونوں كا ايك ہى شخص كى جانب سے ہونا ضرورى ہے، يعنى عقيقہ اور قربانى چھوٹے بچے كى جانب سے ہى ہو.

اور كچھ دوسروں كى كلام ميں يہ شرط نہيں، جب والد قربانى كرنا چاہے تو والد سے قربانى اور بچے كا عقيقہ ہو جائيگا.

حاصل يہ ہوا كہ: جب وہ قربانى قربانى كى نيت سے ذبح كرے اور اس سے عقيقہ كى نيت كر لے تو يہ كافى ہو جائيگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى الشيخ محمد بن ابراہيم (6 / 159).

واللہ اعلم .